بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۹ احسان ۱۳۴۲ھش ۔ ۶ صفر ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۹ جون ۱۹۶۳ء	نمبر ۵۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو حق میں ایک خوشبو ہوتی ہے اور وہ خود بخود پھیل جاتی ہے

اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سلسلہ نہ ہوتا تو اس کی تائید کیونکر ہو سکتی تھی اور یہ قائم کیونکر رہ سکتا تھا

"یاد رکھو حق میں ایک خوشبو ہوتی ہے اور وہ خود بخود پھیل جاتی ہے اور خدا اس کی حمایت کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا تھا اس وقت میں اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا مگر اب پچاس ہزار سے بھی زیادہ انسان اس سلسلہ میں شامل ہیں اور اطراف عالم میں اس دعوے کا شور مچ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اگر ساتھ نہ ہوتا اور اس کی طرف سے یہ سلسلہ نہ ہوتا تو اس کی تائید کیونکر ہو سکتی تھی اور یہ سلسلہ کیونکر قائم رہ سکتا تھا۔

اور پھر یہ نہیں کہ اس طریق میں سب کو خوش کیا گیا تھا نہیں بلکہ سب سے مخالفت اور سب کو ناراض کیا گیا۔ عیسائی الگ ناراض اور سب سے بڑھ کر ناراض ہیں جبکہ ان کو سنایا گیا کہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کرنے آیا ہوں اور ان کو دعوت کی گئی کہ تمہارا یسوع مسیح جس کو تم نے خدا بنایا ہے اور جس کی صلیبی موت پر جو تمہارے نزدیک لعنتی موت ہے تمہاری نجات منحصر ہے وہ ایک عاجز انسان تھا اور وہ کشمیر میں مرا پڑا ہے عیسائی اگر ناراض تھے تو اور کسی قوم کے ساتھ بھی صلح نہ رہی۔ آریوں کے ساتھ الگ مخالفت۔ جبکہ ان کے نیوگ تناسخ اور دوسرے معتقدات کی ایسی تردید کی گئی کہ جس کا جواب ان سے کبھی نہ ہو سکے گا اور آخر خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بیّن نشان کے ساتھ ان پر حجت پوری کی۔ اور اگر باہر والے ناراض تھے تو مسلمان ہی خوش ہوتے مگر تم دیکھ لو کہ ان لوگوں کی جب غلطیاں نکالی گئیں، ان کے مشائخ، پیرزادوں، مولویوں اور دوسرے لوگوں کی بدعتوں اور مشرکانہ رسومات کو ظاہر کیا گیا اور ان کے خانہ ساز عقائد کو کھولا گیا تو یہ سب سے بڑھ کر دشمن ثابت ہوئے۔ اب ان سب لوگوں کی مخالفت کے ہوتے ہوئے اس سلسلہ کا ترقی کرنا اور دن بدن بڑھنا بتاؤ خدا کی تائید کے بغیر ہو سکتا ہے؟ کیا انسانی منصوبوں سے یہ عظیم الشان سلسلہ چل سکتا ہے؟" (الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ ؍ جون ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۲۸ ؍ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی آج صبح ۷ بجے علاج کی غرض سے بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ان دنوں سوزش بول کے عارضہ کی وجہ سے بہت زیادہ ناساز ہے۔ بے چینی بہت رہتی ہے اور ضعف بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

اپنے دورۂ روس کے متعلق محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تاثرات

معیارِ زندگی کی بلندی اور تعلیمی ترقی حیران کن ثابت ہوئی

لنڈن ۲۶ ؍ جون۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گذشتہ رات یہاں بتایا کہ تعلیم اور معیارِ زندگی کے لحاظ سے روس نے جو ترقی کی ہے آپ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

یورپی ممالک کا تین ہفتہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد نیویارک روانہ ہونے سے قبل آپ لنڈن کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ روس کے علاوہ آپ نے اس عرصہ میں ڈنمارک، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ، پولینڈ، اور چیکوسلاویکیہ کا دورہ کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ اس دورہ میں جن چیزوں نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ تعلیمی ترقی اور معیارِ زندگی کی بلندی سے متعلق ہیں۔ ان دونوں میدانوں میں روس نے بہت ترقی کی ہے۔ میں آج سے ۵ سال قبل ایک طالب علم کی حیثیت سے وہاں گیا تھا اس عرصہ میں جس رفتار سے انہوں نے ترقی کی ہے اسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

روس میں اپنے قیام کو آپ نے انتہائی طور پر دلچسپ پایا۔ وہاں آپ نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف سے بات چیت کی۔ (رائٹر)

(ترجمہ از "پاکستان ٹائمز" ۲۷ جون ۱۹۶۳ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جون ۶۳ء

صرف اسلام ہی نسلی وغیرہ امتیازات کی لعنت کو دُنیا سے دُور کرسکتا ہے

امریکہ کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا میں آزادی کی سب سے بڑی علمبردار ہے مگر یہ ستم ظریفی ہے کہ امریکہ ہی آج وہ ملک ہے جہاں وسیع پیمانہ پر نسلی امتیاز کی بناء پر سخت بے چینی پیدا ہو رہی ہے اور یہ بے چینی ایسی ہے جس نے حکومت کے ایوانوں کو بھی متزلزل کر دیا ہے اور صدر امریکہ مسٹر کینیڈی تک پریشان ہو رہے ہیں کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں مسٹر کینیڈی نے اس بارہ میں کئی ایک بیانات جاری کئے ہیں مگر ایں معلوم ہوتا ہے کہ گورے کالے کا امتیاز امریکہ سے ابھی دیر تک ختم نہیں ہوسکتا۔ ادھر کالوں نے برابر حقوق حاصل کرنے کے لئے اور نسلی امتیازات کے خلاف جارحانہ سرگرمیاں زور شور سے شروع کر رکھی ہیں اور خاص کر جنوبی حصہ میں آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں جو بقول خود اس مہذب ترین قوم کے دامن پر بدنما داغ ہیں۔

لطف یہ ہے کہ امریکہ کے سفید انسان اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں اور اکثر کالے رنگ کے انسان بھی عیسائی ہی ہیں مگر عیسائیت اور پادریوں کی کوششیں صدی ڈیڑھ صدی میں نسلی امتیازات مٹانے میں ناکام ہو چکی ہیں بلکہ روز بروز کالوں کی بیداری کے ساتھ تلخ سے تلخ تر ہوتی چلی جارہی ہیں جس نے حکومت کو سخت مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔

عیسائیت کا دعویٰ ہے کہ وہ محبت کا دین ہے۔ چنانچہ یسوع کے پہاڑی وعظ پر عیسائیوں کو بڑا ناز ہے جس میں نرمی رواداری اور محبت کی تلقین کی گئی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی قوم جو دن رات پہاڑی واعظ کے گیت گاتی رہتی ہے اتنی سنگدل کیوں ہے اور امریکہ جیسے مہذب ملک میں گئی صدیوں کی کوششیں کیوں ناکام ہو چکی ہیں۔

یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے جو عیسائی طریق کار کے متعلق نہایت اہم روشنی ڈالتا ہے۔ ہم نے کل کے اداریہ میں لکھا تھا کہ موجودہ محققین میں سے اکثر نے پہاڑی وعظ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس کا ایک معتد بہ حصہ یسوع مسیح کا کلام نہیں ہے بلکہ آپ کے بعد مختلف عیسائی بزرگوں نے اس میں اپنی طرف سے خیالی باتیں ملا دی ہیں اور اس کے عملی پہلو پر غور نہیں کیا۔

یہ باتیں ان بزرگوں کے تخیل کا نتیجہ ہیں چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حالات جو اناجیل اربعہ اور نئے عہد نامے کی دوسری کتابوں سے منکشف ہوتے ہیں نہ آپ کے عمل میں اور نہ آپ کے حواریوں کے عمل میں پہاڑی وعظ کے اصول کا نمونہ ملتا ہے۔

پہاڑی وعظ کو خیالی لحاظ سے خواہ کتنا بھی معیاری سمجھا جائے وہ عملاً محض ایک شاعرانہ تخیلات کا مجموعہ ہے جس کو عملی زندگی میں پیش کرنا نہ صرف عام لوگوں کے لئے بلکہ خواص کے لئے بھی ناممکن ہے بلکہ حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے خود اناجیل میں کوئی ایسا ایک واقعہ بھی بیان نہیں کیا گیا جس سے ثابت ہوتا ہو کہ خود مسیح ناصری علیہ السلام یا آپ کے حواریوں نے پہاڑی وعظ کے کسی اصول پر عمل کر کے دوسروں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کیا ہو۔

امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک میں جو سفید رنگ کے یورپین آباد ہو گئے ہیں ان میں سے اکثریت عیسائیت کی معتقد ہے لیکن ان سفید رنگ اقوام نے ان ممالک بلکہ دوسرے ممالک افریقہ وغیرہ میں بھی محبت انسانی کا جو نمونہ دکھایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ سخت ناکام رہا ہے۔ چند پادریوں کو چھوڑ کر ان ممالک میں کالے باشندوں سے جو سلوک کیا گیا ہے وہ ان کے جانوروں کے ساتھ سلوک سے بھی کہیں بدتر ہے۔ ایک عیسائی سفید رنگ والا جس طرح اپنے کتے کی پرورش کرتا ہے اور جس قدر اس کی قدر کرتا ہے کالے رنگ کے انسان کے ساتھ اس سے کہیں بدتر سلوک ہو رہا ہے۔ ایک صاحب بہادر یا ایک میم صاحبہ ایک کتے کو تو اپنے بستر پر سلانے سے پرہیز نہیں کریگی لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ جس ہوٹل میں سفید رنگ والے کھانا کھاتے ہیں اسی ہوٹل میں ایک کالا انسان چاء بھی پی لے۔ چنانچہ امریکہ میں آجکل حبشی باشندوں نے نسلی امتیاز مٹانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایک گروہ ایسے ہوٹل میں داخل ہوتا ہے جو گوروں کے لئے مخصوص ہے۔ ڈنر کی میز کے گرد جم کر بیٹھ جاتا ہے۔ ہوٹل والا پولیس کو بلاتا ہے جو بھی سفید رنگ کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے اور جو حبشیوں کو ڈنڈے مار مار کر ہوٹل سے باہر نکالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کشمکش میں اکثر ناقابل بیان واقعات پیش آتے ہیں۔ اکثر حبشی زخمی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس طریق کار سے جو گڑبڑ پیدا ہوتی ہے اس سے حکومت کے ایوانوں میں بھی تزلزل پیدا ہو جاتا ہے اور اب حکومت کوشش کر رہی ہے کہ کسی طرح یہ امتیازی سلوک کی لعنت امریکہ میں ختم ہو جائے اور سفید رنگ باشندے اپنے کالے رنگ کے عیسائی بھائیوں سے نفرت کرنا چھوڑ دیں۔ اس کے لئے مسٹر کینیڈی نے اپنی تقریروں میں کئی ایک اقدامات لینے کے لئے اپیلیں کی ہیں مگر ان اپیلوں کا اثر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ سفید رنگ باشندے کسی طرح کالے رنگ والوں کو قانونی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جہاں تک دستوری قانون کا تعلق ہے نسلی امتیاز کو اس سے خارج کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے مسٹر لنکن نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ امریکہ کے تمام باشندے خواہ ان کی کوئی نسل ہو یا خواہ کسی رنگ کے ہوں قانون کی نظر میں مساوی ہیں۔ وفاقی ریاستوں میں سے کوئی امتیازی قانون نہیں بنا سکتی لیکن عملاً مسٹر لنکن کے حکم پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ اور نہ ایک مدت تک اس پر عمل کی توقع کی جاسکتی ہے خواہ حکومت کتنے سخت سے سخت اقدامات کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ نسلی امتیاز کی لعنت اکثر قدیم اقوام میں پائی جاتی ہے چنانچہ یہودیوں اور ہندوؤں میں اس کی بدترین صورت موجود ہے۔ اور آج تک یہ لعنت اپنے پورے زور سے چلی جاتی ہے۔ ہندوؤں میں اچھوت اقوام ابھی تک اونچ جاتیوں کے مظالم کا نشانہ ہیں اور باوجود یکہ امریکہ کی طرح بھارت نے بھی نسلی امتیاز کو دستور میں ممنوع قرار دیا ہے مگر عملاً اس میں سرمو فرق نہیں پڑا۔ بھارت میں تو یہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ اونچ جاتی نیچ جاتیوں کو بعض دیوتاؤں کی پوجا پاٹ بھی نہیں کرنے دیتے اور ان پر حملہ کر کے ان کے پوجا پاٹ کے سامان کو تہس نہس کر دیتے ہیں۔ بھارت میں آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں حالانکہ ہندوؤں میں مدت سے ایسی تحریکیں چلتی آئی ہیں جن کا مقصد نسلی امتیازات کو ختم کرنا ہوتا رہا ہے۔ جینزم۔ بدھ ازم کبیر پنتھ وغیرہ بہت سی ایسی تحریکیں یہاں اٹھی ہیں جو آخر کار برہمنزم کے مقابلہ میں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ نسلی امتیاز کی صورت میں اہنسا پرمو دھرما کا اصول دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں میں اس کی ناکامی کی حقیقی وجہ یہی ہے کہ تخیلی طور پر رواداری کو آسمان پر چڑھا دیا جاتا ہے اور ایسا معیار مقرر کیا جاتا ہے جو اس دنیا میں وسیع پیمانے پر ناقابل عمل ہوتا ہے۔ ناقابل عمل ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خود بڑے بزرگ بھی ان اصولوں کا نمونہ اپنی عملی زندگی میں کم ہی پیش کر سکتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ زیادہ تر منافقت کا رنگ لئے ہوتا ہے اور عارضی ہوتا ہے اس کے پیچھے حقیقت کانپ رہی ہوتی ہے۔

آج دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے اعتدال کے ساتھ حقیقی مساوات کا اصول ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ اس پر خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی نہیں بلکہ آپ کے صحابہ کرام و تابعین بلکہ کہنا چاہیئے ہر کلمہ گو نے عمل کر کے ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایک حبشی غلام جب کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے تو وہ اعلےٰ سے اعلےٰ نسل کے بادشاہ کا مساوی ہو جاتا ہے۔ مسلمان ہی نہیں اسلام کے نزدیک اور مسلمانوں کے نزدیک عملاً کوئی انسان خواہ وہ کسی نسل کا ہو اچھوت نہیں ہے۔ ایک حبشی بڑے سے بڑے ترک کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور اعلےٰ نسل کے بادشاہ کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھا پی سکتا ہے، بلکہ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک ہی برتن میں سے مختلف نسلوں کے مسلمان کھا رہے ہیں۔

مسلمانوں کا یہ ایسا امتیاز ہے جسکو اب خود ہندو۔ عیسائی اور یورپین دنیا میں امن قائم کرنے اور مساوات پیدا کرنے کے لئے واحد علاج سمجھنے لگے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بھارت کے ہندو اور امریکہ کے عیسائی خواہ کتنے بھی قانون بنا لیں خواہ کتنا بھی جتن کر لیں وہ اس لعنت سے ہرگز نجات نہیں پا سکتے تاوقتیکہ وہ حلقہ بگوش اسلام نہ ہو جائیں۔

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

تقاریر، ملاقاتیں، لٹریچر کی اشاعت۔ درس و تدریس اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت

رپورٹ از اکتوبر ۱۹۶۲ء تا مارچ ۱۹۶۳ء

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن گیمبیا بتوسط وکالت تبشیر

زائرین احمدیہ مشن

احمدیہ مشن میں زائرین کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اس عرصہ میں ۲۴۴ زائرین احمدیہ مشن میں تحقیق حق کے لئے تشریف لائے زائرین میں حکومت کے وزیر۔ مجلس قانون ساز کے نمائندے۔ چیف (کونسلرز)، گورنمنٹ کے ملازم۔ علماء۔ آستاد، پیشہ ور۔ تاجر اور مزدور سب ہی قسم کے لوگ تھے۔

درس و تدریس

روزانہ مغرب و عشاء کے درمیان ایک گھنٹہ تعلیمی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے ان کی طرف سے پیشکردہ سوالات کے جوابات ان کے ذہن نشین کرائے جاتے ہیں۔ اور ان کی مشکلات کا حل کیا جاتا ہے۔ نماز فجر۔ مغرب و عشاء احمدیہ مشن میں باجماعت ادا کی جاتی ہیں عصر کے بعد تدریس القرآن کلاس جاری ہے۔ جس میں بیس احمدی احباب قرآن شریف پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس وقت تک ۲۰ سیپارے خدا تعالےٰ کے فضل سے پڑھائے جا چکے ہیں۔ تلاوت کی تعلیم کے علاوہ روزانہ سبق کا انگریزی ترجمہ بھی سنا دیا جاتا ہے اور بعض ضروری آیات جو قابل تشریح و توضیح ہوں۔ ان کی وضاحت بھی کر دی جاتی ہے اور یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

خطبات جمعہ

گیمبیا کی حکومت نے یہ قانون نافذ کر رکھا ہے کہ حکومت کے تمام مسلمان ملازموں کو جمعہ کے روز ½۱۲ بجے سے دو بجے کی بجائے ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک رخصت ہوتی ہے۔ اور اتوار کے روز عام تعطیل۔ اس لئے ہمارے سب احباب کو نماز جمعہ میں شامل ہونے کی توفیق بغیر کسی زائد تکلیف کے مل جاتی ہے اور ہمیں بھی ان کی تعلیم و تربیت کا بہت اچھا موقعہ مل جاتا ہے۔ میں نے اس عرصہ میں مختلف دینی امور پر ۲۲ خطبات جمعہ پڑھے۔ برادرم علی مختار یا صاحب (پرنسپل کسٹم آفیسر گیمبیا) ہر خطبہ کے ساتھ ساتھ مقامی زبان وولف میں ترجمہ کرتے رہے اور اس طرح وہ احباب جو انگریزی نہیں جانتے۔ ان کو بھی خطبہ سے مستفید ہونے کا موقعہ میسر آتا رہا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء والحمد للہ رب العالمین

رمضان المبارک

اس سال ماہ رمضان میں حسب سال گزشتہ تراویح کا انتظام کیا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ احمدی خواتین بھی شامل ہوتی رہیں۔ روزانہ اس میں ضروری مسائل کی تشریح بھی کی جاتی رہی۔ اور جو عربی دعائیں عام طور پر تراویح میں کی جاتی رہیں ان کا ترجمہ بھی حاضرین کو سنایا اور سمجھایا جاتا رہا۔ اور صدقۃ الفطر وغیرہ کے مسائل بھی ذہن نشین کرائے گئے۔

اس ملک میں تراویح کا دستور بھی عجیب ہے۔ کوئی امام صاحب دو رکعت ہی تراویح باجماعت پڑھاتے ہیں۔ کچھ چار رکعت بھی اور بعض آٹھ بھی۔ یہ بات بھی میرے مشاہدہ میں آئی۔ کہ رمضان کی ابتدائی راتوں میں تو عورتیں بچے اور مرد کثرت سے تراویح میں شامل ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ یہ کاروبار چند روز کے بعد مدھم پڑ جاتا ہے۔ اور پھر آخری دو تین راتوں میں پہلے کی طرح رونق ہو جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ استقلال کے ساتھ کسی کام کو بجا لانا بہت ہی بلند ہمت لوگوں کا کام ہے۔

عید الفطر

اس سال عید الفطر بھی ہمارے لئے اچانک ہو گئی۔ ہم نے باتھرسٹ میں روزہ رکھا ہوا تھا۔ صبح ½۷ بجے کے قریب دارالحکومت سینیگال (ڈاکار) سے بذریعہ ریڈیو اعلان ہو گیا کہ آج عید ہے اور چاند گزشتہ رات نظر آنے کی تصدیق ہو گئی۔ اس لئے روزہ افطار کر لیا گیا۔ اور عید کے لئے تیار ہو گئے۔

عید کی نماز کے لئے ایک دو مرتبہ پہلے ہی یہاں کے اخبار (مشن آف دی کریسنٹ بلیٹن میں (اور بھی ایک یہاں اخبار ہے) اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ ہماری عید کی نماز سمندر کے کنارہ گورنمنٹ ہوس کے سامنے گراؤنڈ میں نو بجے صبح ادا کی جائے گی۔ اس لئے مقررہ وقت پر ہم وہاں پہنچ گئے۔ اور نماز عید بوجہ واضح مجبوری ایک گھنٹہ پیچھے کر دی گئی۔ چونکہ مضافات باتھرسٹ کے احباب بوجہ غیر معمولی تنگی وقت شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ان کا حاضری پہ اثر لازمی تھا لیکن باوجود ان موانع کے خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری عید کی حاضری بہت اچھی ہو گئی اور چار سو کے قریب احباب نماز میں شامل ہوئے جن میں ایک دو صفیں عورتوں کی بھی تھیں۔ خاکسار نے خطبہ "حقیقت عید" پر پڑھا۔ جس کا برادرم علی یا صاحب نے ساتھ ساتھ وولف میں ترجمہ کیا۔ اور سب احباب خوش و خرم عید مبارک کہتے ہوئے اس سنت سے محظوظ ہوئے

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ یہاں کے ائمہ عربی زبان میں لکھی ہوئی چند سطریں بطور خطبہ پڑھ دیتے ہیں اور حاضرین بطور تبرک عربی سن لیتے ہیں۔ اور ایک دو منٹ میں نماز ختم کر لی جاتی ہے۔ عید کے دن ایسے اعلیٰ اعلیٰ قیمتی لباس مردوں، عورتوں اور بچوں کے نظر آتے ہیں کہ اقتصادیات کا علم رکھنے والوں کو بھی تعجب میں ڈال دیتے ہیں کہ اس قدر روپیہ صرف لباس کے لئے ہی کہاں سے آتا ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو۔ یہ سب روپیہ یورپین ملکوں کے ہی ہاتھ آتا ہے۔ کیونکہ یہ ملک انہی کی منڈیاں ہیں۔ اور ان ممالک پر قبضہ بھی صرف تجارت کے لئے کیا گیا تھا۔ یورپین ممالک کو تجارت سے ہی غرض ہے۔ خواہ اس کے لئے حکومتوں یا ملکوں پر ہی قبضہ کیوں نہ کرنا پڑے۔

تبلیغ

دعوت حق کے دونوں ذرائع ہی اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکچر و تقاریر وغیرہ اور نشر و اشاعت لٹریچر اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاص اور عام لیکچروں کے راستے کھولے۔

گورنمنٹ گیمبیا نے دارالحکومت باتھرسٹ سے باہر ۱۸-۲۰ میل کے فاصلہ پر کچھ عرصہ سے ایک ٹیچر ٹریننگ کالج قائم کیا ہوا ہے اس کے پرنسپل صاحب کینیڈا کے ایک انگریز ہیں۔ جو پہلے کینیا (مشرقی افریقہ) میں بھی کافی عرصہ تک کام کر چکے ہیں۔ دو تین اساتذہ کے علاوہ باقی سب سفید پروفیسر صاحبان ہی ہیں۔ اس کالج میں ۱۵۰ کے قریب آئندہ ٹیچر بننے والے گیمبین نوجوان طالب علم (لڑکے اور لڑکیاں) آج کل تعلیم پاتے ہیں۔ جن میں اندازاً ۸۰-۹۰ کے قریب مسلمان طالب علم ہیں۔ اس کالج میں ایک مسلمان پروفیسر صاحب بھی ہیں ان کی طرف سے اکتوبر میں دعوت ملی کہ ان کے کالج میں "اسلام" پر لیکچر دیا جائے چنانچہ یہ لیکچر یہاں کی سرکاری زبان (انگریزی) میں ایک گھنٹہ دیا گیا۔ اور پندرہ منٹ سوال و جواب کے لئے دیئے گئے۔ اس میں سب طلباء کالج بلا لحاظ مذہب و ملت شامل ہوئے۔

دوسرا لیکچر جنوری میں ان کی دعوت پر دیا گیا۔ اس مرتبہ طلباء کی طرف سے یہ درخواست ہوئی کہ ہم تھوڑے وقت میں زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ ہم سوالات کریں اور آپ جواب دیں۔ اس پر ان میں سے دس طلباء نے ایک ایک سوال کیا۔ اور میں نے سب کے جوابات دیئے۔

تیسرا لیکچر ماہ مارچ میں ان کی دعوت پر "اسلام کی امتیازی خصوصیات" پر دیا گیا اور لیکچر کے بعد طلبہ کے استفسارات کے جوابات بھی دیئے گئے۔

ہر سہ لیکچر خدا تعالےٰ کی خاص عنایت سے اچھے ہو گئے اور اساتذہ اور طلبہ نے اپنے رواج اور دستور کے مطابق زبانی شکریہ کے علاوہ زور زور سے تالیاں بجا کر بھی اپنے احسان کا اظہار کیا۔ نیز ان لیکچروں کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی درخواست کی۔ پرنسپل صاحب اور مسلمان پروفیسر صاحب دینیات نے بھی خوشی اور شکریہ کا اظہار کیا۔ نیز اپنے کالج کی لائبریری میں ہماری طرف سے شائع کردہ تمام کتب بھی اپنے طلبہ کے استفادہ کے لئے رکھ لیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ہر لیکچر کے اختتام پر اپنا ضروری لٹریچر بھی ہر طالب علم کو دیا جاتا رہا اور ہر ہفتہ اپنے اخبار دی ٹرتھ The Truth لیگوس (نائیجیریا) کی ۲۵ کاپیاں بھی ان کو ارسال کی جاتی ہیں۔

عام لیکچرز

گزشتہ رپورٹ میں ان لیکچروں کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو محمڈن سکول ہال وغیرہ میں دیئے گئے۔ لیکن یہاں ایک اور قسم کے لیکچروں

کا بھی دستور ہے جسے Open Street Lecture (شارع عام میں تقریر) کہتے ہیں۔ شارع عام میں ہی مائیکروفون نصب کر لیا جاتا ہے اور ایسے لیکچر رات کے بارہ ایک بجے تک جاری رہتے ہیں۔ چونکہ ایسے لیکچر عام طور پر سیاسی ہی ہوا کرتے تھے اور سیاست پر کچھ نہ کچھ پابندیاں ضرور غالب پارٹیاں لگا دیا کرتی ہیں اس لئے گیمبیا میں گزشتہ سال کے سیاسی معرکہ انتخاب کی وجہ سے یہ پابندی لگ گئی کہ ہر ایسے لیکچر کے لئے پہلے تحریری منظوری لی جایا کرے۔ لیکن یہاں یہ کہتے میں مضائقہ نہیں کہ پولیس فراخدلی سے اجازت دے دیتی ہے اور پولیس سے منظوری حاصل کرنے کا صرف اسی قدر مطلب ہوتا ہے کہ پولیس وہاں وقت مقررہ پر موجود ہو اور ایک ہی مقام پر یا اس کے بالکل ہی قریب دو علیحدہ علیحدہ نظریات رکھنے والے لوگ بیک وقت سامعین کی پریشانی کا موجب نہ ہوں۔ ڈھول ڈھما کے اور ناچ ورنگ کے لئے کسی اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور یہ کام تو رات کے گیارہ بجے تک بغیر کسی اجازت کے ہی ہر رات جاری رہتا ہے

ع وللناس فیما یعشقون مذاہب

اس عرصہ میں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے باتھرسٹ میں دو عام لیکچر دینے کی توفیق دی۔ پہلا لیکچر سپالڈنگ سٹریٹ میں دیا گیا۔ جو تین گھنٹے جاری رہا اور میں نے اس میں ایک گھنٹہ حقیقتِ اسلام پر لیکچر دیا۔

دوسرا لیکچر ہیڈنگٹن سٹریٹ میں دیا گیا اور سوا تین گھنٹے جاری رہا۔ ہر دو لیکچروں میں خاکسار کے علاوہ پانچ اور احمدی دوستوں نے بھی حصہ لیا۔ انہوں نے (وولف) میں تقریریں کیں اور خاکسار نے انگریزی میں جن کا ترجمہ برادرم علی با صاحب ساتھ ساتھ وولف میں کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ جمیعا احسن الجزاء۔

ان دونوں عام لیکچروں کا سامعین پر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ جماعت احمدیہ نے باتھرسٹ میں عام لیکچر بھی بذریعہ مائیکروفون دئے۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

پیر صاحبان کو تحفے

گیمبیا بہ نسبت اپنے ہمسایہ ممالک سینیگال گنی اور مالی وغیرہ کے جہاں آب وہوا کے لحاظ سے اچھا ملک ہے وہاں کچھ خوشحالی بھی ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا ممالک کے پیر صاحبان بھی صدقات وخیرات وہدایا ونذرانے وغیرہ وصول کرنے کے لئے خاص خاص مواقع پر آتے رہتے ہیں۔ عام طور پر یہ پیر صاحبان اپنے آپ کو سادات ہی ظاہر کرتے ہیں اور ہر شخص پر اپنا "ہدیہ" (کیونکہ صدقہ تو سادات کے لئے منع ہے) واجب بتلاتے ہیں۔ جو غریب کالے لوگوں کو "مرتا کیا نہ کرتا" کے مطابق ضرور پیش کرنا ہی پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ "ہدیہ" پیش نہ ہو تو بقول پیر صاحبان "مرنے کے بعد ان کی نجات نہ ہو گی"۔

عام دستور یہی ہے کہ یہ پیر صاحبان قریہ یا دیہ کے مہمان ٹھہرتے ہیں۔ جمعہ کی نماز میں مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور امام صاحب (جو کالے ہی ہوتے ہیں) اعلان کر دیتے ہیں کہ فلاں ---- پیر صاحب تشریف لے آئے ہیں، ہدایا پیش کرو!۔ اور اس طرح پیر صاحب کی جھولی کچھ جامع مسجد میں اور کچھ ان کی جائے اقامت پر بھر جاتی ہے۔ اور پیر صاحب "مرنے کے بعد نجات کا وعدہ دے کر" ایک سال تک کے لئے غائب ہو جاتے ہیں۔

ایسے تین پیر صاحبان سینیگال او مالی سے تشریف لائے اور ہم نے بھی ان کی خدمت میں ان کی بدعات وسیئات سے نجات کے لئے مرسل زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب التبلیغ، مکتوب احمد، مواہب الرحمٰن اور الاستفتاء وغیرہ مرسلہ وکالت تبشیر ملاقات کر کے پیش کر دیں۔

تبلیغی سفر

تبلیغی سفروں کا سلسلہ بھی اپنے وسائل کے مطابق جاری رکھا گیا۔ ہر سفر میں دو تین مخلص احمدی احباب ہمراہ ہوتے ہیں۔ دو کا ساتھ ہونا تو نہایت ہی ضروری ہوتا ہے کیونکہ کالونی میں تو اکثر وولف بولی جاتی ہے اور پروٹیکٹوریٹ میں (MANDINKA) مینڈنکا۔

سیراکنڈا اور جیسونگ باتھرسٹ سے قریب ہی ہیں اور ان دونوں مقامات میں ہماری جماعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے۔ اس لئے چھ مرتبہ سیراکنڈا گیا تین مرتبہ جیسونگ اور تین مرتبہ بنڈوم۔ باتھرسٹ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر بجانب مغرب سمندر کے کنارہ پر ایک قصبہ بروفوٹ ہے یہاں بھی ایک مرتبہ گئے۔ اس سفر کا ایک یہ فائدہ حاصل ہوا کہ یہاں ایک لیڈر جن کا نام علی عمر دیبا اور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں اور چھ سال تک بعد ریٹائرمنٹ سینیگال میں رہ کر عربی اور علم دین سیکھا ہے اور آج کل اس جگہ درس وتدریس کا کام کرتے ہیں وہ ہمارے مداح اور ہم خیال بن گئے۔ ہماری ملاقات اور پیش کردہ کتب کے مطالعہ کے بعد انہوں نے جو محبت بھرا خط مجھے لکھا وہ ہمارے اخبار The Truth میں شائع ہو چکا ہے۔ فالحمد للہ رب العلمین

مغرب سے مشرق تک

ہمارا یہ ملک تین سو میل لمبا ہے اور اس میں آمد ورفت کا ایک ہی مقبول خاص وعام ذریعہ ہے یعنی جہاز۔ اس ملک کا اندرونی حصہ دیکھنا بھی میرے لئے ضروری تھا اس لئے ماہ مارچ میں میں نے باتھرسٹ سے بصے (Basse) تک کا سفر کیا اور اس سفر میں گیمبیا کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے احمدی احباب سے ملاقاتیں کیں۔ بصے (بصہ فلسطین میں ایک قصبہ کا نام ہے) میں جو باتھرسٹ سے ۲۴۲ میل دور ہے ایک دن اور رات قیام کر کے وہاں کے معززین اور چیف الحاج قرب علی ران (ان کے چھوٹے بھائی بفضلہ تعالیٰ احمدی ہو چکے ہیں) سے بھی ملاقات کی اور معززین میں تین کتب کا سیٹ مرسلہ وکالت تبشیر تقسیم کیا گیا۔ پہلے بصے میں صرف ایک ہی احمدی دوست تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے اور دیگر مقامات پر بھی تبلیغ کے لئے راستہ کھل گیا ہے اپنے رفقائے سفر کو بھی دعوت حق کا موقعہ ملا اور ایک صاحب جو اچھے عہدہ کے سول سرونٹ ہیں بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہو گئے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

خط وکتابت

خط وکتابت بھی بہت ضروری امر ہے اور فتح اسلام میں مذکورہ پانچ شاخوں میں سے ایک شاخ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے، اس کا بھی خیال رکھا گیا۔ اور ۴۰۵ خطوط بھی لکھے گئے۔

اشاعت لٹریچر

وکالت تبشیر ہمیں از راہ نوازش مفت اشاعت کے لئے لٹریچر بھی ارسال کرتی ہے وکالت تبشیر کی طرف سے آمدہ لٹریچر مثلاً چشمہ مسیحی، اسلام کا اقتصادی نظام، نظام نو، جماعت احمدیہ، دعوۃ الامیر، افریقہ میں اسلام، ہمارے بیرونی مشنز، درِ منثور، درِ مکنون، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ وغیرہ مناسب اوقات اور مناسب لوگوں میں دستی اور بذریعہ ڈاک بھی تقسیم کیا گیا۔

علاوہ ازیں لیگوس (نائیجیریا) سے اپنے ہفتہ وار اخبار الحق (The TRUTH) کی بھی ایک سو کاپی ہفتہ وار منگوائی اور تقسیم کی گئی۔ ہمارا یہ اخبار بھی ہماری یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی مدد کرتا ہے۔ ان میں سے ۲۵ کاپیاں ہر ہفتہ بنڈوم کالج میں مفت تقسیم کے لئے ارسال کی جاتی رہیں۔ یہاں جو پمفلٹ LISTEN TO THE WARNER کے نام سے چار ہزار شائع کیا گیا تھا اس کی بھی دو ہزار کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ ریویو آف ریلیجنز انگریزی (مرسلہ وکالت تبشیر) کی دس کاپیاں ماہوار اور مسلم ہیرالڈ لنڈن کی بھی پانچ کاپیاں ماہوار تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے اچھے نتائج پیدا کرے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کے لئے حصول زمین کی بھی کوشش جاری رکھی گئی۔ دسمبر کے آخری ہفتہ میں دفتر اراضیات سرکار کی طرف سے باقاعدہ چٹھی ملی کہ ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب گیمبیا نے آپ کو باتھرسٹ میں مدرسہ احمدیہ کے لئے آپ کا مطلوبہ قطعہ زمین ۴۲ سال کے لئے کرایہ پر دینا منظور کر لیا ہے لہذا آپ حکومت کے مطلوبہ واجبات خزانہ سرکار میں جمع کرا دیں اور منسلکہ کاغذات معاہدہ پر دستخط کر کے بھیج دیں کہ ہمیں یہ معاہدہ منظور ہے الخ ہم نے فوراً اسکی تعمیل کر دی اور مطلوبہ رقم بلا توقف خزانہ حکومت میں جمع کرا دی گئی۔ اب آخری کاغذات [illegible] ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ کام شروع کیا جائے گا۔

متفرق امور

جماعت کی رجسٹریشن کے لئے بھی کوشش جاری رکھی گئی۔ کئی احباب جماعت کی شادیاں اور کئی احباب کے بچوں کے عقیقے وغیرہ ہوئے۔ ہر ایک کی دعوت پر شامل ہوتا رہا۔ برادرم کیٹا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیمبیا کے ہاں گزشتہ ۱۴ سال سے اولاد ہونا منقطع ہو چکا تھا انہوں نے ایک اور شادی کی اور خدا تعالیٰ نے ان کو ایک اور فرزند نرینہ عطا فرما دیا جس کا نام میں نے تیمناً احمد رکھا۔ گیمبیا ہائی سکول کے طلباء میں ایک مباحثہ ہوا جس کا مضمون یہ تھا کہ تعدد ازدواج اچھا ہے یا صرف ایک بیوی (ایسے مضامین عمداً مسلمان طلباء کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے رکھے جاتے ہیں) تعدد ازدواج کے فریق کا لیڈر (ایک لبنانی عرب نوجوان) میرے پاس آیا اس کو نوٹ لکھوائے گئے اور ان کا فریق بفضلہ تعالیٰ مباحثہ جیت گیا۔ ماہ جنوری میں دس دن تک سخت بیمار بھی رہا مگر الحمد للہ پھر اسکی رحمت شامل حال ہو گئی اور شفا ہو گئی۔ سیرالیون کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر میں برادرم کیٹا صاحب پریذیڈنٹ کو جماعت احمدیہ گیمبیا کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے بھی بھیجا گیا۔ اخویم مولوی ساما جوب صاحب یہاں گورنمنٹ کے ایک سکول (CRAB ISLAND SCHOOL) باتھرسٹ میں مدرس دینیات تھے انہوں نے خود درخواست کر کے پنشن لے لی تھی اور احمدی ہو چکے تھے اور اپنی زندگی احمدیہ مشن کی خدمت کے لئے

(باقی ملاحظہ ہو صـ[illegible] پر)

حضرت مسیحؑ کے معجزات اور دیگر مذاہب

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۳)

عیسائی دنیا محرف و مبدل اناجیل کی بناء پر حضرت مسیحؑ کے جو معجزے اور نشانات بیان کرتی ہے اس سے کہیں بڑھ کر معجزے دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کی کتب کے اوراق ان معجزوں سے بھرے پڑے ہیں۔ چنانچہ ہندو دھرم کے پورانوں میں رشیوں اور منیوں کے ایسے ایسے معجزات اور خارق عادت نشانات مذکور ہیں کہ عیسائیوں کی محرف و مبدل اناجیل میں بیان کردہ مسیح کے معجزوں کی اُن کے سامنے کچھ حقیقت ہی نہیں۔ بلکہ وہ ان کے مقابل پر ہیچ نظر آتے ہیں۔ مثلاً پاربتی سے متعلق یہ مذکور ہے کہ اس نے اپنے جسم کی میل اکٹھی کرکے ایک لڑکا بنا دیا تھا۔ (ناداں نے تھاداں داکوش صـ۱۷۵ مہاں کوش صـ۱۱۲۹) برہما نے اپنی دائیں طرف سے مرد اور بائیں طرف سے عورت پیدا کر دی تھی۔ (ناداں تے تھاداں داکوش صـ۱۵۲ مہان کوش صـ۲۴۳) مہاندیو نے ایک مچھ کو انسانی شکل میں تبدیل کر دیا تھا۔ (مہان کوش صـ۲۸۱۷) مہان بھارت میں مرقوم ہے کہ جراسندھ کے باپ نے چنڈ کوشک رشی کی خوشنودی حاصل کی۔ اس نے ایک پھل دیا اور کہا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اس کے نتیجہ میں ایک بہادر لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن اس کی دو بیویاں تھیں۔ اس نے وہ پھل آدھا آدھا دونوں کو کھلا دیا۔ وہ دونوں حاملہ ہوگئیں۔ جب بچہ کی پیدائش کا وقت آیا تو انہیں آدھا آدھا بچہ پیدا ہوا۔ جراسندھ کے باپ نے وہ دونوں ٹکڑے باہر جنگل میں پھینکوا دیے۔ جرا نام کی ایک راکشنی نے ان دونوں ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک لڑکا بنا دیا۔ اسی وجہ سے اس کا نام جراسندھ مشہور ہوگیا۔ یہ لڑکا بڑا ہو کر کرشن جی کے خلاف لڑا اور مردانگی کے بہت جوہر دکھائے۔ کرشن جی نے اس کے جوڑ کو چیروا کر اسے ختم کروا دیا۔ (ناداں تے تھاداں دکوش صـ۳۸ اور مہان کوش صـ۱۵۲۷) اب اس معجزے کو مدنظر رکھ کر مسیح کے معجزات کا جائزہ لیا جائے۔ مسیح سے کہیں بڑھ کر معجزہ ہندوستان کی ایک راکشنی جرا نے دکھا دیا تھا کہ دو ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے آدھے آدھے بچے کو جوڑ کر ایک لڑکا بنا دیا تھا۔ تمام عیسائی دنیا عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید دونوں میں سے اس کے مقابل کوئی معجزہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایسے علاوہ یہ بھی مرقوم ہے کہ بالمیک رشی نے تھوڑا سا گھاس اکٹھا کرکے اس سے کشو بنا دیا تھا۔ جو رام چندر جی کے بیٹے لو کا بھائی کہلایا تھا (مہان کوش صـ۱۳۷۵)۔ کٹو پچ یہ مانتے ہیں کہ ان کا سب سے پہلا راجہ روپ چند مدگا دیوی کے بھروٹوں سے نکلا۔ پسینہ سے وجود میں آیا تھا۔ (مہان کوش صـ۶۹)

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندو دھرم کی مقدس کتب پورانوں وغیرہ میں رشیوں اور منیوں کے بہت معجزات مذکور ہیں۔ یعنی ان کی اس قدر بھرمار ہے کہ وہ کئی ہزار صفحات میں بھی نہیں سما سکتے۔ یہ چند باتیں تو ہم نے محض نمونہ کے طور پر نقل کی ہیں تا کہ یہ حقیقت واضح ہو سکے کہ اگر محض ماضی کے قصے اور کہانیاں ہی کسی مذہب کی صداقت کی دلیل بن سکتی ہیں۔ تو پھر ہندو دھرم اس میدان میں عیسائیت سے کہیں آگے ہے۔ اور عیسائی ہندوؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سکھ مذہب کی مقدس کتب میں بھی معجزات مذکور ہیں۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو جی کا مندر گھما دینا بیان کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صـ۱۱۵۱ و صـ۱۱۶۴ و صـ۱۲۹۳) ایک اور مقام پر نامدیو کا مردہ گائے کو زندہ کر دینا مذکور ہے (گورو گرنتھ صاحب صـ۱۱۶۶) اور پرہلاد کی حفاظت کے لئے خدا تعالے کا نرسنگھ (آدھا دھڑ انسان کا اور آدھا دھڑ شیر کا) کی شکل میں ظاہر ہونا اور ہرناکش کو مار کر پرہلاد بھگت کو بچانا درج ہے (گورو گرنتھ صاحب صـ۱۱۵۴) اب ایک طرف تو مسیح کی طرف دیکھیں کہ وہ بقول عیسائیوں کے صلیب پر دئے جانے کے وقت بڑی گھبراہٹ سے چلاتے ہیں کہ ایلی ایلی لما سبقتانی (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے) لیکن بقول عیسائیوں کے اللہ تعالے انکی کوئی مدد نہیں کرتا اور یہودی انہیں صلیب پر چڑھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بلکہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق مسیح جی صلیب پر جان دے دیتے ہیں۔ ادھر پرہلاد کی طرف دیکھا کہ جب ہرناکش اسے ختم کر دینے کے درپے ہوتا ہے تو اللہ تعالے بغیر اس کی چیخ و پکار اور آہ و زاری کے اس کی حفاظت کے لئے آ جاتا ہے اور ہرناکش کو مار کر پرہلاد کو بچا دیتا ہے۔

بھائی گورداس جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گوتم رشی کی بیوی پر اندر عاشق ہوگیا اور اس نے اس سے بدکاری کی۔ جب گوتم جی کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے اپنی بیوی اہلیا کو پتھر بنا دیا کافی عرصہ کے بعد سری رام چندر جی کے پاؤں لگنے سے اہلیا پتھر سے پھر عورت کی شکل اختیار کر گئی (ملاحظہ ہو واراں بھائی گورداس وار ۱۰ پوڑی ۱۸) منوراج کے گھر لڑکی پیدا ہوئی وششٹ جی نے اسے لڑکے کی شکل میں تبدیل کر دیا پاربتی کے شراپ سے وہ پھر لڑکی بن گئی وششٹ جی کی سفارش پر پاربتی نے اسے ایک مہینہ مرد اور ایک مہینہ عورت بننے کا ورُ دے دیا۔ اور وہ اس کے بعد ایک مہینہ مرد اور ایک مہینہ عورت بنتی رہی (ملاحظہ ہو ساکھی پرمان صـ۶۰۴-۶۰۵) ایک مرتبہ سری کرشن جی نے اپنے دو روپ بنا لئے تھے یعنی ایک کے دو کرشن بن گئے تھے (ساکھی پرمان صـ۱۹۲)۔ گوتم کی کنواری بیٹی انجنی کے کان میں شوجی کا نطفہ داخل ہوا اور اس سے ہنومان جی پیدا ہوگئے۔ (ساکھی پرمان صـ۱۱۵۹)

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورونانک جی کے متعدد معجزے بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ لاہور کے ایک سکھ نے "اچرج" (خارق عادت) بات دیکھنے کی خواہش ظاہر کی گورو جی نے اسے کہا کہ تیری مراد پوری کر دی جائے گی وہ سکھ روزانہ راوی کے کنارے نہانے جایا کرتا تھا۔ ایک دن مچھلی اسے نگل گئی اور وہ مچھلی ملتان پہنچ گئی اور بازار میں بکتی بکاتی ایک ساہوکار نے کھالی۔ دس مہینے گزرنے پر اس سکھ نے ساہوکار کے گھر جنم لیا۔ جب وہ جوان ہوا اور اس کی شادی کی گئی اور اس کے گھر بال بچے بھی پیدا ہوگئے۔ ایک دن پھر وہ دریا پر نہانے کے لئے گیا تو اسے ایک اور مچھلی نگل گئی جس نے اسے لاہور راوی کے کنارے اگل دیا۔ وہ کپڑے پہن کر گھر پہنچا تو اس کی لاہور والی بیوی نے کہا کہ آپ آج معمول سے پہلے کیوں آ گئے ہیں پہلے تو میں ناشتہ تیار کر لیا کرتی تھی تو آپ آیا کرتے تھے آج تو میں نے ابھی چاول بھی نہیں پکائے کہ آپ آ گئے ہیں۔ ادھر ملتان کے ساہوکار نے پہلے تو یہ خیال کیا کہ اس کا بیٹا دریا میں ڈوب گیا ہے اور وہ رو دھو کر خاموش ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد لاہور سے ہو کر آنے والے لوگوں نے بتایا کہ ان کا بیٹا تو لاہور میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ وہ اس کے بال بچہ کو ساتھ لے کر لاہور آ گیا جہاں بہت جھگڑا پیدا ہوگیا اس کے لاہور کے والدین اسے اپنا ظاہر کر رہے تھے اور ملتان والدین اپنا قرار دے رہے تھے آخر یہ جھگڑا فیصلہ کے لئے گورونانک جی کے پاس آگیا گورو جی نے اس سکھ کو کھڑا کرکے اس کا دایاں بازو لاہور کے والدین کو اور بایاں بازو ملتان کے والدین کو پکڑا دیا اور دونوں سے کہا کہ آنکھیں بند کرکے اسے اپنی اپنی طرف کھینچو۔ جب انہوں نے اس طرح کیا تو وہ درمیان میں سے غائب ہوگیا اور لاہور کے والدین بھی اور ملتان کے والدین بھی خالی ہاتھ رہ گئے۔ (جنم ساکھی بالا صـ۱۴۱ سے صـ۱۴۷) ایک مرتبہ کوڈا نام کے راکش نے مردانہ کو تیل کے تپتے ہوئے کڑاہے میں پھینک دیا لیکن وہ کڑاہا گورونانک جی کی برکت سے ٹھنڈا ہوگیا (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۸۱) گورو جی ایک مرتبہ چاند اور سورج سے بھی آگے نکل گئے (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۲۶۴) جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ تریا راج کی ستورات نے مردانہ کو جادو کے زور سے دنبہ بنا دیا۔ گورو جی نے اپنے معجزہ سے اسے پھر اصل شکل دے دی تھی (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۲۳۴) ایک راجہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی گورونانک جی کی برکت سے وہ لڑکی سے لڑکا بن گئی (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ۲۵۴) اسی طرح ایک کوڑھی فقیر گورونانک جی کے معجزہ سے اچھا ہوگیا تھا (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۵۵۴) گورو رام داس جی نے مراری ساہ کے ایک کوڑھی کا کوڑھ دور کر دیا تھا (گورو پرتاپ سورج راس یکم انسو ۶۰ و گورمت لیکچر صـ۱۲۹) گورو ارجن جی نے ستا اور بلونڈ نام کے ربابیوں کے کوڑھ کو دور کیا تھا (گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۲۔ گورمت اتہاس گورو خالصہ صـ۹۵ سو ڈھی چیتکار صـ۳۸۳۔ گورو پرتاپ سورج گرنتھ راس ۳ انسو ۴۵) اس کے علاوہ گورو ارجن جی نے ترن تارن کا تیرتھ بنا کر بے شمار کوڑھیوں کو اچھا کیا تھا (گورو ارجن جی مہاراج کی سوانح عمری صـ۲۱، صـ۲۶، صـ۲۷) ایک دفعہ کشمیر کے ایک عیالی کے بہت سے دنبے مر گئے اسے بہت صدمہ ہوا اور گورو جی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے اپنے دکھ کا اظہار کیا۔ گورو جی نے اس کے تمام دنبے اپنے معجزے سے زندہ کر دیئے (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۴۸۲-۸۳) گورونانک جی بھائی مردانہ کو اپنے ساتھ لے کر سمندر پر اس طرح چلے جس طرح کوئی زمین پر چلا کرتا ہے اور اس طرح آپ نے بغیر کسی کشتی وغیرہ کی مدد کے سمندر پار کر لیا تھا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۶۵، صـ۱۹۹) اسی طرح گورو جی نے ایک مرتبہ مردہ ہاتھی زندہ کر دیا تھا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۵۱۷-۱۸)

(باقی)

میرے شوہر مرحوم

(محترمہ صفیہ بھٹی صاحبہ راولپنڈی)

افسوس کہ میرے شوہر مرحوم جناب نذیر احمد صاحب بھٹی گیارہ برس کی طویل علالت کے بعد ۲۹ مئی کی صبح کو ۳۶ برس کی عمر میں ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے پیدا کرنے والے آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی صحت کے لئے بہت دعائیں کی گئیں مگر بالآخر میرے رب کی مرضی پوری ہو گئی اس کی رضا نے انہیں اپنے پاس بلانا ہی پسند فرمایا یہ عاجزہ غم واندوہ کی انتہا کے باوجود اپنے رب کی رضا پر راضی ہے۔

دل ہمچو ور راضی بود رضا پر
تیرا جیا ہاہمیں پیا ہا خدا نے

میرے چار بچوں نے ہوش ہی اپنے والد کی بیماری میں سنبھالی تھی یہ معصوم شب و روز ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہتے تھے کہ ہم اپنے ابا کو چلتے پھرتے دیکھیں مگر صد افسوس کہ دل کی تمنائیں دل ہی میں دفن ہو کر رہ گئیں۔

مرحوم کو اعصابی کمزوری گذشتہ دس برس سے لاحق تھی جو بعد میں آہستہ آہستہ فالج کی صورت اختیار کر گئی۔ گذشتہ چار برس سے ٹانگیں ٹوٹ جانے کی وجہ سے بالکل ہی معذور ہو کر رہ گئے تھے اس کے باوجود مرحوم نے طویل علالت کا یہ دور نہایت صبر وشکر سے گزارا اور کبھی بھی زبان پر ناشکری کا یا ناامیدی کا کلمہ نہیں لائے۔ اس حالت میں بھی آپ ہمیشہ زندہ دل اور ہنس مکھ رہے گھر کے امور میں دلچسپی لینے کے علاوہ بچوں کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے اور انہیں باقاعدگی سے نماز میں پڑھواتے بچوں سے ہمیشہ بہت شفقت و محبت کا سلوک کرتے رہے عزیزوں اور دیگر احباب کی آمد پر خوش ہوتے اور حتی المقدور ان کی مہمان نوازی کی ہدایت فرماتے رہتے باوجود بیمار ہونے کے ان کے وجود سے گھر میں بڑی برکت تھی۔ بڑا سہارا تھا۔

شدت غم کی وجہ سے یہ عاجزہ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں پاتی احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند فرماتا رہے مجھے اور میرے عزیز بچوں کو یہ صدمہ عظیم صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے خدا ہی ہمارا حامی و ناصر ہو جائے اور اپنی نہ مٹنے والی سچی محبت فرمائے اور انجام بخیر کرے آمین یا ارحم الراحمین

مرحوم کے والدین کے لئے اور میرے والدین کے لئے جو اس وقت مجھ سے بہت دور نیروبی افریقہ میں ہیں کے لئے بھی یہ صدمہ بہت بھاری ہے دیگر اعزہ و اقرباء نے بھی اس صدمہ کو بہت محسوس کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے آمین

آخر میں خاکسارہ جماعت کے ان تمام دوستوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے بذریعہ خطوط یا خود تشریف لا کر ہم سے دلی ہمدردی کا سلوک فرمایا۔ جماعت احمدیہ نیروبی نے اس عاجزہ سے خاص طور پر اظہار ہمدردی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے حضور سے دنیا اور آخرت میں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

غمزدہ صفیہ بھٹی
بنت مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی
آف نیروبی احمد کرشل کالج
رنز روڈ راولپنڈی

تلاش گمشدہ

فضل احمد عرف فیلا ولد منشی آف ربوہ کے اپنے گھر سے ناراض ہو کر تقریباً آٹھ روز سے کہیں چلا گیا ہے۔ فضل احمد کی عمر ۱۸ سال قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ رنگ کالا۔ نیلی قمیص اور چادر میں ملبوس ہے۔ پاؤں میں پیاز کرگابی ہے بہت سادہ لوح دیہاتی طبیعت ہے اگر کسی دوست کے پاس ہو یا اسے کہیں

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا عزیز بچہ عبد الرؤف زاہد بعمر قریباً ایک چند دنوں سے بعارضہ پیچش بیمار ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے (عبد اللطیف راجپوت صراف شاہ کوٹ)

۲۔ میری بیوی عرصہ ۲½ ماہ سے بعارضہ کھانسی دکھی خون سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین
(خاکسار شیر علی ظفر انبالوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ چوہڑ کانہ منڈی)

۳۔ میرا چھوٹا بچہ عبد السلیم نام بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ ۵ روز سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے بچے کی شفایابی کے لئے خاص طور پر درخواست دعا ہے
(عبد الحکیم ناظر گلبرگ بلاک ۔ لاہور)

دیکھے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر یا اطلاع دے کر ممنون فرمائے۔
محمد منشی ولد ڈھیرو گوجر ساکن ربوہ کے بدو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

وصولی چندہ وقفِ جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ وقف جدید ارسال فرمایا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ناظم مال وقف جدید

۱۔ احمد دین صاحب چک ۶ لاہور ۶-۰۰
۲۔ خدام طلباء پتوکی منڈی ۶-۰۰
۳۔ پتوکی منڈی بالتفصیل ۱۱۱-۷۵
۴۔ حمید احمد غلام محمد صاحبان رائے ونڈ ۹-۰۰
۵۔ محمد عیسیٰ صاحب زیدی کا راہ جھنگ ۸-۰۰
۶۔ ملک عبدالعزیز صاحب قصور ۳۸-۰۰
۷۔ خلیل الرحمٰن صاحب ۴۸-۰۰
۸۔ شیخ محمد اکرم صاحب ۶-۰۰
۹۔ والدہ محترمہ ملک خلیل الرحمٰن صاحب ۱۵-۰۰
۱۰۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ خدابخش صاحب ہانڈہ گوجرا ۱۴-۰۰
۱۱۔ عنایت اللہ صاحب ۷-۰۰
۱۲۔ سردار غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ گھاس ۸-۰۰
۱۳۔ منجانب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۶-۵۰
۱۴۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار غلام احمد صاحب ۶-۵۰
۱۵۔ سردار فضل عمر مصطفیٰ صاحب ۶-۵۰
۱۶۔ عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ ۶-۵۰
۱۷۔ سردار منیر احمد صاحب اطہر ۶-۵۰
۱۸۔ سردار منور احمد صاحب مجتبیٰ ۶-۵۰
۱۹۔ عزیزہ مسعودہ بیگم صاحبہ ۶-۵۰
۲۰۔ سردار محمد ابراہیم صاحب ۶-۵۰
۲۱۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ۶-۵۰
۲۲۔ محترمہ حفصہ بیگم صاحبہ مرحومہ ۶-۵۰
۲۳۔ سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب ۵-۰۰
۲۴۔ رانا محمد یوسف صاحب ۶-۵۰
۲۵۔ محترمہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ ۶-۰۰
۲۶۔ چوہدری احمد علی خان صاحب ۷-۰۰
۲۷۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مع اہل و عیال اسٹیشن ماسٹر پریم نگر ۲۳-۰۰
۲۸۔ مکرم خواجہ رشید احمد صاحب ڈسنگ بازار۔ سیالکوٹ ۱۷۸-۰۰
۲۹۔ مکرم خواجہ غلام احمد صاحب ۱۲۸-۰۰
۳۰۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ وحید الدین صاحب ایڈووکیٹ ۲۰۰-۰۰
۳۱۔ میاں اللہ دتہ صاحب صراف سیالکوٹ ۹-۲۵
۳۲۔ میاں محمد شریف صاحب صراف ۷-۲۵
۳۳۔ اہلیہ صاحبہ ۷-۲۵
۳۴۔ میاں محمد بشیر صاحب ۷-۲۵
۳۵۔ اہلیہ صاحبہ ۷-۲۵
۳۶۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری فیض احمد صاحب مرحوم ۶-۱۳
۳۷۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب پنشنر ۶-۵۰
۳۸۔ شاہ محمد صاحب تنخ گڑھ ۶-۰۰
۳۹۔ شیخ محمد یعقوب صاحب سالوگر سیالکوٹ ۲۲-۰۰
۴۰۔ اہلیہ صاحبہ ۸-۵۰
۴۰۔ فضل احمد پسر ۸-۵۰
۴۱۔ والدہ صاحبہ مرحومہ ۸-۵۰
۴۲۔ والدہ صاحبہ مرحومہ ۸-۲۵
۴۳۔ برادر صاحب ۸-۲۵
۴۴۔ میاں غلام محمد صاحب ۷-۲۵
۴۵۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب پوریٹ نگر ۷-۰۰
۴۶۔ محمد الطاف صاحب صدیقی ۷-۰۰
۴۷۔ اہلیہ ڈاکٹر محمد احسان صاحب ۷-۰۰
۴۸۔ محمد احمد صاحب سیکرٹری مال ۶-۲۵
۴۹۔ چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ ۶-۰۰
۵۰۔ اہلیہ صاحبہ ۶-۰۰
۵۱۔ چوہدری نذیر حسین صاحب ۷-۰۰
۵۲۔ لعبری صاحبہ زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب اراضی یعقوب ۶-۰۰
۵۳۔ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عمر دین صاحب ۶-۷۵
۵۴۔ چوہدری محمد الدین صاحب ۷-۰۰
۵۵۔ میاں اللہ دتہ صاحب ۷-۰۰
۵۶۔ میاں عمر دین صاحب زرگر ۶-۰۰
۵۷۔ ناصرات الاحمدیہ۔ گرلز سکول ۶-۶۲
۵۸۔ استانی رفیعہ سیفی صاحبہ ۶-۶۲
۵۹۔ نصرت راشدہ صاحبہ اہلیہ عبدالمنان صاحب ۶-۶۲
۶۰۔ استانی خورشید جلال صاحبہ ۶-۶۳
۶۱۔ بابو فضل دین صاحب واٹر ورکس ۶-۵۰
۶۲۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ۲۶-۰۰
۶۳۔ اہلیہ صاحبہ ۱۵-۰۰
۶۴۔ امتیاز احمد صاحب پسر ۷-۲۵
۶۵۔ اعجاز احمد صاحب ۶-۰۰
۶۶۔ امۃ الکریم صاحبہ بنت ۷-۲۵
۶۷۔ حکیم مرزا محمد حیات صاحب ۶-۲۵
۶۸۔ محمد لطیف خان صاحب ۶-۵۶
۶۹۔ حکیم سید بشیر احمد صاحب ۶-۵۶
۷۰۔ اہلیہ صاحبہ ۶-۵۶
۷۱۔ قریشی عبدالحفیظ صاحب باجوہ حاجی پورہ ۶-۰۰
۷۲۔ خواجہ جلال الدین صاحب ۶-۵۰
۷۲۔ سید غلام قادر صاحب اسلام پورہ ۸-۰۰
۷۳۔ شیخ مہر الدین صاحب ۷-۰۰
۷۴۔ بابو فضل الٰہی صاحب ۱۰-۰۰
۷۵۔ صادق علی صاحب ہرپال سیالکوٹ ۹-۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کرلیں

مینیجر صاحب الفضل سے خط وکتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے

حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء اور طالبات

امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات جن کی اطلاع دفتر کو موصول ہوئی ہے نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۱۔ عزیز مرزا مغفور احمد۔ ابن صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ ۱۵-۰۰ روپے
۲۔ عزیز سید مولود احمد ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب نصرت آباد (سندھ) ۱۰-۰۰
۳۔ ابن خواجہ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر لیشاور ۵-۰۰
۴۔ عزیزہ راشدہ نسرین بنت میاں عبدالقیوم صاحب بادلیہ کی ۵-۰۰
۵۔ عزیزہ صادقہ بنت صوفی رمضان علی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۵-۰۰
۶۔ عزیزہ نعیمہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ ۱۵-۰۰
۷۔ عزیز بشارت احمد ابن ماسٹر محمد انور صاحب مدرس نوانکوٹ ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰
۸۔ چوہدری عبدالغفور صاحب منجانب بنت چوہدری عبدالباری صاحب جھنگ مگھیانہ ۵-۰۰
۹۔ عزیز سید محمود احمد ابن الحاج ڈاکٹر سید حبیب اللہ صاحب سرگودھا شہر ۵-۰۰
۱۰۔ عزیزہ مس گلشن صادقہ بنت میاں محمد صادق صاحب نشتر نیکرہ ضلع سرگودہا ۱۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ اور ماہانہ رپورٹ

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ کے لئے تمام مجالس کو مطبوعہ فارم بھجوائے جاچکے ہیں اور ہدایت کردی گئی ہے کہ تھوڑا یا زیادہ جس قدر بھی کام کیا ہو کرکے ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل مرکز میں بھجوایا جائے مگر افسوس ہے کہ ابھی تک کئی مجالس سستی دکھارہی ہیں اور رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ حالانکہ یہ امر یقینی ہے کہ ہر مجلس میں کچھ نہ کچھ کام ضرور ہوتا ہے مگر رپورٹ نہ آنے سے مرکز میں ان کی مساعی صفر شمار ہوتی ہے لہذا جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ فوری طور پر رپورٹ بھجوانے کا انتظام کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۸ جون - انڈونیشیا کے صدر سوکارنو پاکستان کا تین روزہ سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد کل پان امریکن کے خاص جیٹ طیارے کے ذریعے جکارتہ روانہ ہو گئے۔ صدر سوکارنو جب طیارہ میں سوار ہوئے تو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ اس طیارہ پر انڈونیشیا اور پاکستان کے پرچم لہرا رہے تھے ہوائی اڈے پر صدر ایوب نے آپ سے گلے مل کر آپ کو الوداع کہا اور صدر سوکارنو کے دورۂ پاکستان سے متعلق تصاویر اور خبروں پر مشتمل ایک البم پیش کیا اسی قسم کے البم صدر سوکارنو کے ساتھ دورہ کرنے والوں تینوں وزراء کو بھی پیش کئے گئے دونوں اسلامی ممالک کے صدر موٹر میں سوار ہو کر ساڑھے چھ بجے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ دونوں نے ڈائس پر پہنچ کر تینوں مسلح افواج کے سوجوانوں پر مشتمل ایک دستہ کی سلامی لی اس موقعہ پر پاک بحریہ کے بینڈ نے دونوں ممالک کے قومی ترانے بجائے بعد ازاں صدر سوکارنو نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ ہوائی اڈہ کی عمارت پر لوگوں کی بڑی تعداد جمع تھی جب دونوں صدر ہوائی اڈہ پر پہنچے تو تالیاں بجا کر ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ صدر سوکارنو کو الوداع کہنے کے لئے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے طیارہ کے ساتھ پاکستانی فضائیہ کے بارہ جیٹ بھی روانہ ہوئے جو کہ صدر کے طیارہ کو کراچی سے پچاس میل دور تک پہنچانے گئے۔

• راولپنڈی ۲۸ جون - ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ مستقبل قریب میں صوبائی کابینہ میں کچھ رد و بدل کیا جائے گا۔ ملک امیر محمد خان لاہور سے راولپنڈی پہنچ کر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے کہا میں عبوری دارالحکومت میں قیام کی اثنا میں اس معاملے پر صدر ایوب خان سے تبادلہ خیال کروں گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا ریلوے منسٹر عبدالوحید خان کو واقعی مرکزی کابینہ میں شامل کیا جا رہا ہے آپ نے جواب دیا مجھے ابھی تک اس کی اطلاع نہیں لیکن اگر مرکزی حکومت میں کسی کی ضرورت ہو تو ہم انکار نہیں کر سکتے آپ نے بتایا کہ رد و بدل صرف وزیروں میں ہوگا پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں نہیں ہوگا آپ نے کہا صوبائی کابینہ کا جو رکن دوبارہ انتخاب لڑنے کا خواہاں ہو وہ ایسا کرنے کا مجاز ہے

• راولپنڈی ۲۸ جون - ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ خیرپور کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر چکی ہے کمیٹی کی رائے میں جو آفیسر فروگذاشت کے مجرم پائے گئے یا کمیٹی نے ان کی نااہلی کی شکایت کی انھیں قانون کے مطابق سزا دی جائے گی

گورنر لاہور سے راولپنڈی پہنچنے کے بعد ویسٹ پاکستان ہاؤس میں اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا جن لوگوں پر متعدد جانوں کے اتلاف کی ذمہ داری عاید ہو گی ان سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ آپ نے کہا خیرپور کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف پہلے ہی کارروائی کی جا چکی ہے انھیں دو دو مہینے کی جبری چھٹی دے دی گئی ہے۔

• راولپنڈی ۲۸ جون - دولت ٹیکس کے نفاذ کے نتیجہ پر افسروں کا ایک اور سلسلہ دیکھنے میں آئے گا۔ جو انکم ٹیکس افسروں کی طرز پر دولت ٹیکس افسر کہلائیں گے۔ دولت ٹیکس بل میں اس کی گنجائش رکھی گئی ہے دولت ٹیکس آفیسر انکم ٹیکس افسروں کے سے ہوں گے لیکن ان کے دائرہ اختیار میں دولت ٹیکس کی تشخیص شامل ہوگی دولت ٹیکس افسروں کی طرح دولت ٹیکس کمشنر بھی مقرر کئے جائیں گے

• حیدر آباد ۲۸ جون - صوفی شاہ عبداللطیف بھٹائی کے عرس کے پہلے دن کی تقریبات کا افتتاح صدر ایوب کریں گے آپ ۶ جولائی کو ۷ بجے شام بھٹ شاہ پہنچ جائیں گے اور دو گھنٹے کے قیام کے بعد ٹنڈو آدم کے راستے سے ریل کے ذریعے راولپنڈی واپس چلے جائیں گے۔ صوبائی گورنر اور وزراء بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

• لاہور مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک اعلان کے مطابق کیمیاوی کھاد کی تقسیم کے لئے سٹاکسٹوں کے تقرر کا کام یکم ستمبر ۶۳ء تک مکمل ہو جائے گا۔ کارپوریشن نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ بااختیار سٹاکسٹوں کے ذریعے کھاد کی تقسیم یکم جولائی سے شروع ہو جائے گی۔

• لائل پور - زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے غلام محمد بیراج کے علاقہ میں زراعت کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال سے مشینی کاشت شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اس مقصد کے لئے تین لاکھ ستر ہزار روپے کی گرانٹ دی ہے

• لندن معلوم ہوا ہے کہ ولی عہد برطانیہ تیرہ سالہ شہزادہ چارلس کو شراب نوشی کے الزام میں سکول میں سزا دی جائے گی شہزادے نے گذشتہ ہفتہ ایک شراب خانے سے برانڈی کا ایک گلاس پیا تھا اس واقعہ کی اطلاع جب اخبارات میں چھپی تو شاہی محل کی جانب سے اس کی تردید کی گئی - لیکن اگلے روز ہی ملکہ الزبتھ نے اعلان کیا کہ شہزادے نے واقعی شراب پی ہے اور تردیدی بیان بعض غلط اطلاعات کی فراہمی پر جاری کیا گیا تھا جب یہ اطلاع شہزادے کے سکول پہنچی تو ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ اگر یہ بات سچ ثابت ہوئی تو شہزادے کو سزا دی جائے گی۔

• کراچی ۲۷ جون - پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تجارتی تعلقات کی توسیع کے معاہدہ پر جلد دستخط ہوں گے۔ یہ معاہدہ انڈونیشیا کے تجارتی وفد کے سردے کی تکمیل پر ہوگا۔ انڈونیشیا کا تجارتی وفد پندرہ دن مزید پاکستان میں قیام کرے گا۔ کل وفد نے کراچی میں ایکسپورٹ کپڑے خشک مچھلی معدنی تیل اور جنگلات کی پیداوار کے برآمد کنندگان سے ملاقات کی۔ وفد جمعہ کو لاہور آئے گا اور ہفتہ کو کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہوگا

• کراچی ۲۸ جون - صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے گورنر عبدالمنعم خان کے نام پیغام میں طوفان زدگان کی امداد کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

• لاہور ۲۸ جون - ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مولوی مشتاق حسین کو مرکزی لاء سیکرٹری مقرر کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنے نئے عہدے کا چارج یکم جولائی کو لیں گے۔ مسٹر جسٹس مشتاق حسین کے اس تقرر کے بعد عدالت عالیہ میں اب تین اسامیاں خالی ہو گئی ہیں۔ پہلی اسامی ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شبیر احمد کے ریٹائر ہونے کے بعد خالی ہوئی تھی اور دوسری اسامی کل خالی ہوئی ہے۔ کیونکہ مسٹر جسٹس شبیر احمد کے ریٹائر ہونے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ اور دوسری اسامی کل خالی ہوئی ہے۔ کیونکہ مسٹر جسٹس مسعود احمد خان اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان تین اسامیوں پر جناب اے آر شیخ ایڈووکیٹ۔ ملک محمد اکرم ایڈووکیٹ اور صوبائی لاء سیکرٹری ملک عبدالحمید کا تقرر کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ میں مقدمات کی زیادتی کی وجہ سے چھ اور ایڈیشنل ججوں کا تقرر عمل میں لایا جائے گا

گیمبیا میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ ۵

برضا و رغبت وقف کر دی تھی۔ انہیں احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) کے لئے بطور استاد عربی بھیجا گیا۔ یہاں کا حکومت کا محکمہ تعلیم پہلے تو ان کو ریٹائر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پھر ریٹائر ہونے کے بعد بھی -/۵۷ روپے ماہوار کی پیشکش کی۔ مگر انہوں نے اسے نامنظور کر دیا اور احمدیہ سیکنڈری سکول بو (B.O) میں -/۲۳ روپے ماہوار پر چلے گئے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور خدمت سلسلہ حقہ کی توفیق بخشے۔ آمین

گیمبیا ایک کالونی اور تین ڈویژنوں میں تقسیم ہے۔ شروع میں ہماری جماعت صرف کالونی (باتھرسٹ) میں ہی تھی۔ اب اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت سارے ملک کے سارے ڈویژنوں میں قائم ہو چکی ہے۔ خدا کرے کہ اب احمدیت کے یہ درخت سارے ملک میں جلد جلد بڑھیں اور پھلیں اور پھولیں اور کلمہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کا مصداق ہو جائیں

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

• لاہور ۲۸ جون - پنجاب یونیورسٹی نے بی اے اور بی ایس سی ملازمین (چارٹ تھرڈ) کے ضمنی امتحانات منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا ہے یونیورسٹی کے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ بی اے اور بی ایس سی آنرز پارٹ تھرڈ کے ضمنی امتحانات جو ۱۳ ستمبر کو ہونے والے تھے منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

• ڈھاکہ ۲۸ جون - ایڈیشنل سیشن جج جناب احسن الدین احمد نے تیج گاؤں کے ایک سو طلباء کے خلاف ماتحت عدالت کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ تیج گاؤں پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے طلباء نے اپنے خلاف قید اور جرمانے کے خلاف اپیل کی تھی۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام طلباء کو رہا کر دیا جائے اور اگر ان سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے تو واپس کر دیا جائے۔

• کینبرا ۲۸ جون آسٹریلیا کے ۱۳ سیاستدان جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ کریں گے۔ یہ سیاستدان تھائی لینڈ انڈونیشیا۔ ویت نام لاؤس اور مجوزہ ملائیشیا کے ملکوں کا تین ہفتے تک دورہ کریں گے ان سیاستدانوں میں آسٹریلوی حکومت کی لبرل پارٹی اور حزب مخالف لیبر پارٹی دونوں کے ارکان شامل ہوں گے۔ اس وفد کے لیڈر پوسٹ ماسٹر جنرل مسٹر سی ڈبلیو۔ ڈیوڈسن۔ اور مسٹر ایل سی ہیلن ہوں گے دورے کا فیصلہ آسٹریلوی پارلیمنٹ کے اندر اور اس کے باہر ایشیا سے تعلقات بڑھانے کی تحریک کے زور پکڑ جانے کے بعد کیا گیا ہے

• لندن ۲۸ جون۔ کینیڈا کی ۲۰ یونیورسٹیوں کے ۱۴ انڈر گریجویٹ طلباء اور پانچ پروفیسر چھ ہفتے کا مطالعاتی دورہ کرنے کے لئے عازم پاکستان ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں ان سے اتنے ہی طلباء اور پروفیسروں پر مشتمل ایک اور جماعت آملے گی اور یہ سب مل کر پاکستان پر مشرق و مغرب کے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔ کینیڈا میں ورلڈ یونیورسٹی سروس کے انتظامی سیکرٹری مسٹر ڈگلس میئرز نے اس دورے کا اہتمام کیا ہے۔ وہ جائزہ لینے اور ضروری تیاریاں کرنے کے لئے گذشتہ سال پاکستان آئے تھے۔

• ڈبلن ۲۸ جون ایک نیا روشنی کا مینار جو آئرش ساحل سے ۱۱ میل دور کش بینک پر قائم ہوگا۔ آئرلینڈ کی ایک بندرگاہ میں بنایا جائے گا جس کے بعد کشتی کے ذریعے اس مقررہ جگہ پر پہنچا کر سمندری تہہ میں گاڑ کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک جگہ مخصوص کر لی گئی ہے۔